57- سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ

آیات : 29 ...... مَدَنِیَّۃٌ ...... پیراگراف : 5

مرکزی مضمون

﴿ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾

صحیح عقیدۂ توحید کے ساتھ ، نفاق ، حبِ دنیا ، بخل
اور رہبانیت سے بچتے ہوئے مال اور جان کا جہاد کرو!
تاکہ ایسی اسلامی حکومت قائم ہو جائے
جو تمام پیغمبروں کی طرح عدل و انصاف کر سکے۔

پیراگراف 1
آیات:1تا15
دعوتِ توحید و ایمان و انفاق

آیات:1تا6
صفاتِ الٰہی

آیات:7تا15
دعوتِ ایمان و انفاق

آیت:10

پیراگراف 2
آیات:16تا17
اہلِ کتاب کی طرح
سخت دل نہ ہو

آیت:16
اہلِ کتاب

آیت:17
قانونِ رسالت
و ہدایت

پیراگراف 3
آیات:18تا20
اجرِ انفاق

آیات:18-19
اجرِ ایمان و انفاق

آیت:20
حقیقتِ دنیا و آخرت

پیراگراف 4
آیات:21تا24
دعوتِ مسابقت

آیت:21

آیات:22-23

آیت:24
بخل سے بچو

پیراگراف 5
آیات:25تا29
تمام رسولوں کی بعثت کا مقصد
قیامِ عدل ہے

آیت:25
عدل و قسط

آیت:27

آیت:28

آیت:29

زمانۂ نزول

سورۃ الحدید، صلح حدیبیہ سے پہلے 5یا6 ہجری میں نازل ہوئی، جب مسلمانوں کو اہلِ کفر سے جانی جہاد کے ساتھ ساتھ مالی جہاد کی سخت ضرورت تھی۔اس لیے اس سورت میں ﴿جھادِ بالحدید﴾ یعنی ﴿جھادِ بالسّیف﴾ کے ساتھ ساتھ ﴿جھادِ بالمال﴾ یعنی ﴿اِنفاق﴾ کی پرزور اپیل کی گئی۔

کتابی ترتیب کے اعتبار سے پہلے سورۃ الحدید ہے، پھر سورۃ المجادلہ، پھر سورۃ الحشر اور پھر سورۃ الممتحنہ۔

نزولی ترتیب کے اعتبار سے پہلے سورۃ الحشر ربیع الاول چار (4)ھ میں، پھر سورۃ الحدید پانچ (5)ھ کے اوائل میں نازل ہوئی ہے، پھر سورۃ المجادلہ جنگِ احزاب کے بعد پانچ (5)ھ کے اواخر میں، پھر سورۃ الممتحنہ فتحِ مکہ سے پہلے غالباً آٹھ (8)ھ کے اوائل میں نازل ہوئی۔

سورۃ الحدید کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورۃ الواقعہ میں جن ﴿السّابقون﴾ اور ﴿اصحابُ الیمین﴾ کے اجر وثواب کا ذکر تھا۔

یہاں سورۃ الحدید میں اُن کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں کہ وہ صفاتِ الٰہی پر کامل ایمان رکھتے ہیں، دل کھول کر ﴿انفاق﴾ کرتے ہیں، بیرونی دشمنوں یعنی کافروں سے ﴿جہاد﴾ کرتے ہیں اور ﴿عدل وانصاف﴾ کے قیام کو یقینی بناتے ہیں۔

2۔ اگلی سورت ﴿المجادلہ﴾ میں اسلامی ریاست کے اندرونی دشمنوں یعنی ﴿منافقین﴾ سے جہاد کے لیے اُن کی پہچان کی ہدایت ہے۔

سورۃ الحدید میں مضامین کا ربط

سورۃ الحدید میں سب سے پہلے اللہ کی صفات اور اُن پر ایمان کا ذکر ہے، پھر ﴿اِنفاق﴾ کا مطالبہ ہے۔اس کے بعد ﴿جھاد وقتال﴾ کا مطالبہ ہے۔آخر میں عدل وانصاف کے قیام کی دعوت ہے، جو تمام رسولوں کی بعثت کا مقصد رہا ہے۔

صحیح عقیدۂ توحید اور اسماء وصفات کے علم کے بغیر، ﴿جھاد﴾ ناممکن ہے۔جہادِ نفس سے پہلے، ﴿جھاد بالمال﴾ یعنی ﴿اِنفاق﴾ ضروری ہے۔﴿جھاد بالحدید﴾ کے بغیر اسلامی حکومت کا قیام ناممکن ہے۔ اسلامی حکومت کے بغیر، اسلام کا عادلانہ نظام قائم نہیں کیا جاسکتا اور ﴿لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (آیت 25) کے تقاضے پورے نہیں کیے جاسکتے۔

سورۃ الحدید میں بعض موانع کا ذکر

اس سورت میں بعض موانع یعنی اہم رکاوٹوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

کامل ایمان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ، اللہ کی صفات سے لاعلمی ہے۔

انفاق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ، بخیلی اور دنیا کی محبت ہے۔(آیت:24)

جہاد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ، ﴿ رھبانیت ﴾ ہے (آیت:27)۔

اہم کلیدی الفاظ ومضامین

1۔ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (آیت:3) کے ذریعے اللہ کی ذات کا تعارف کرایا گیا کہ وہ ﴿الْاَوَّلُ﴾ ہے اور خالق ہے ساری مخلوق اُس کے بعد ہے۔ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے ﴿الْبَاطِنُ﴾ چھپا ہوا ہے، لیکن اپنی آیات کے اعتبار سے ﴿الظَّاهِرُ﴾ ہے۔

2۔ اس سورت میں ﴿اِنفاق﴾ کی اپیل کئی طرح سے کی گئی ہے۔

(a) سب سے پہلے کہا گیا کہ میرے اُس مال میں سے کچھ انفاق کرو، جس پر میں نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے۔

﴿وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ﴾ (آیت:7)۔

(b) سوالیہ انداز میں لوگوں کے ضمیر کو بیدار کیا گیا کہ وہ کیوں انفاق نہیں کر رہے ہیں۔

﴿مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا﴾ (آیت:10)۔

(c) اس کے بعد یہ حقیقت ذہن نشین کرائی گئی کہ اگر تم موت سے پہلے انفاق نہیں کرو گے تو یہ اللہ کی میراث بن جائے گی ﴿وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (آیت:10)۔

(d) پھر یہ بتایا گیا کہ اسلام کی فتح کے بعد کے انفاق وقتال کے مقابلے میں، اسلام کے غربت کے زمانے میں کیا گیا انفاق اور قتال کا درجہ بلند ہوگا۔ (آیت:10)

(e) پھر لوگوں سے قرضِ حسن کا مطالبہ کیا گیا (آیت:11)۔

(f) قرضِ حسن کے لیے بڑھا چڑھا کر لوٹانے اور اجرِ کریم کی بشارت دی گئی (آیت: 11)

3۔ ﴿لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ﴾ (آیت:10) سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تمام صحابہؓ ایک درجے میں نہیں ہیں۔ سب کے لیے خیر کا وعدہ ہے، لیکن صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان میں حصہ لینے والے چودہ سو (1,400) صحابہؓ بعد والوں سے افضل ہیں۔ اسی طرح فتح مکہ میں شریک ہونے والے دس ہزار (10,000) صحابہؓ آخری حج میں شریک ہونے والے دیگر ایک لاکھ صحابہؓ سے زائد سے افضل

ہیں۔اس آیت میں ﴿الفتح﴾ سے مراد صلح حدیبیہ بھی ہو سکتی ہے اور فتح مکہ بھی۔

4۔ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ﴾(آیت:16) خشوعِ قلب اور قساوتِ قلب کے فرق کو واضح کر کے بتایا گیا کہ خشوعِ قلب کے نتیجے میں انسان کے دل سے بخیلی کا خاتمہ ہوتا ہے، فیاضی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی محبت کم ہوتی ہے۔قساوتِ قلبی کے نتیجے میں اہلِ کتاب کی طرح فسق اور بدعملی کا ظہور ہوتا ہے۔

5۔ ﴿اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ﴾ (آیت:20) یہاں دنیا کی زندگی کے مختلف مراحل کو چھ(6) لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔

(a) ﴿لَعِبٌ﴾ سے مراد، چھوٹے بچوں کے کھیل ہیں، جن میں لذت نہیں ہوتی۔

(b) ﴿لَهْوٌ﴾ سے مراد، وہ کھیل ہیں، جن میں لذت ہوتی ہے، جو بلوغت کے بعد نوجوانوں کی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔اس میں موسیقی بھی شامل ہے۔

(c) ﴿زِيْنَةٌ﴾ سے مراد، ٹیپ ٹاپ، میک اپ اور آرائش و زیبائش کے وہ تمام رویے ہیں، جو اس کے اگلے مرحلے میں جنم لیتے ہیں۔

(d) ﴿تفاخر﴾ سے مراد، انسان کا ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنا ہے۔

(e) ﴿تَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ﴾ سے مراد، مال کی دوڑ دھوپ میں ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی کوششوں میں مگن ہو جاتا ہے۔

(f) ﴿تَكَاثُرٌ فِى الْاَوْلَادِ﴾ سے مراد، اولاد کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی ذہنیت ہے۔

6۔ ﴿سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ﴾(آیت:21) اس آیت میں دو مطالبات ہیں۔پہلا مغفرت میں سبقت کا اور دوسرا جنت کے لیے سبقت کا۔﴿سبقت﴾ یعنی نیکی کے کاموں میں پہل اور دوسروں سے آگے نکل جانے کا جذبہ ہے، اسی جذبے کے نتیجے میں انسان ﴿السابقون﴾ کی صف میں شامل ہو سکتا ہے۔

7۔ ﴿لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ ''تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہو جائیں''(آیت:25) کے ذریعے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ رسول صرف عقیدے کی تبلیغ اور عبادت کے التزام کے لیے نہیں بھیجے جاتے، بلکہ ان کی بعثت کا مقصد دنیا میں جہاد کے ذریعے عدلِ اجتماعی کا قیام بھی ہوتا ہے۔زکوۃ اور دیگر احکام کے ذریعے معاشی عدل، سماجی عدل، سیاسی عدل وغیرہ حاصل ہو سکتا ہے۔

8۔ ﴿وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ﴾ (آیت:27)
اس آیت میں رہبانیت کو بدعت قرار دیا گیا ہے، جسے اللہ نے ہرگز فرض نہیں کیا تھا۔عیسائیوں نے یہ بدعت نیک نیتی

سے ایجاد کی پھر حدود میں تجاوز سے کام لیا۔ اہلِ کتاب کو بتایا گیا ہے کہ وہ رہبانیت ترک کر کے، اسلام لے آئیں، جہاد کا راستہ اختیار کریں اور اسلامی حکومت کی قوتِ قاہرہ کے ذریعے دنیا میں رسولوں کی طرح عدل قائم کریں۔

9۔ اس سورت میں ﴿ نور ﴾ کا لفظ کئی بار استعمال کیا گیا ہے۔

(a) اللہ ہی نے رسول اللہ ﷺ پر قرآن کی آیات نازل کی ہیں، تاکہ مسلمانوں کو اندھیروں سے نکال کر ﴿ نُور ﴾ میں لے آئے (آیت:9)۔

(b) قیامت کے دن (اِنفاق کی وجہ سے) مومن مرد و خواتین کے سامنے اور اُن کے سیدھے ہاتھ میں ﴿ نُور ﴾ دوڑ رہا ہوگا (آیت:12)۔

(c) قیامت کے دن منافق مرد و خواتین، مومن مرد و خواتین سے ﴿ نُور ﴾ کی درخواست کریں گے، جو مسترد کر دی جائے گی (آیت:13)۔

(d) اللہ اور رسول پر ایمان لانے والے صدیق اور شہید ہوتے ہیں، اُن کے لیے اُن کے حصے کا اجر اور ﴿ نُور ﴾ ہے۔ (آیت:19)

(e) اہلِ کتاب اگر آخری رسول پر ایمان لائیں گے تو اللہ اُنہیں بھی وہ ﴿ نُور ﴾ عطا کرے گا، جس کی روشنی میں وہ چل سکیں گے (آیت:28)

10۔ اس سورت میں ﴿ مَغفِرَۃ ﴾ کا لفظ بھی کئی بار استعمال کیا گیا ہے۔

(a) آخرت میں ﴿ عذابِ شدید ﴾ بھی ہے اور اللہ کی ﴿ مَغفِرَۃ ﴾ اور ﴿ رضوان ﴾ بھی (آیت:20)۔

(b) اللہ کی ﴿ مَغفِرَۃ ﴾ اور اس کے بعد ﴿ جنت ﴾ حاصل کرنے کے لیے، نیک کاموں میں دوسروں سے آگے بڑھو! ﴿ سبقت ﴾ کرتے ہوئے، ﴿ السّابِقین ﴾ کی صف میں شامل ہو جاؤ (آیت:21)۔

(c) اہلِ کتاب اگر آخری رسول پر ایمان لائیں گے تو اللہ اُنہیں بھی ﴿ مَغفِرَۃ ﴾ عطا کرے گا۔ (آیت:28)۔

سورۃ الحدید پانچ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 15: پہلے پیراگراف میں، صفاتِ الٰہی بیان کر کے، توحید، ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت دی گئی جہاد میں مسابقت کے فضائل بیان کیے گئے۔ انفاق کی دعوت کئی اسالیب سے کی گئی۔ قیامت کا منظر کھینچ کر بتایا گیا کہ اس دن فیاض مومن مرد و خواتین اور بخیل منافق مرد و خواتین کا احوال مختلف ہوگا۔

2- آیات 16 تا 17 :دوسرے پیراگراف میں، مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے۔

وہ ﴿خشوعِ قلب﴾ اختیار کریں۔ اہلِ کتاب کی طرح ﴿قساوتِ قلبی﴾ میں جتلا نہ ہو جائیں۔ اللہ کی سنت بیان کی گئی کہ کفر وشرک کی خزاں کے بعد، وہ وقفے وقفے سے ایمان وتوحید کی بہار سے، انسانی دلوں کی زمین کو سرسبز وشاداب کرتا رہتا ہے۔

3- آیات 18 تا 20 :تیسرے پیراگراف میں، ایمان لا کر انفاق کرنے والوں کے اجر وثواب کا بیان ہے۔

اور دنیا وآخرت کا تقابل (Comparoson) کر کے، دنیا کی بے ثباتی بیان کی گئی۔ دنیا کی زندگی کے چھ (6) مراحل بیان کر کے موت کی تذکیر کی گئی۔ آخرت کے بارے میں بتایا گیا کہ وہاں عذابِ شدید بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضوان بھی۔

4- آیات 21 تا 24 :چوتھے پیراگراف میں، اللہ کی بخشش ومغفرت اور ابدی جنت کی طرف دعوتِ مسابقت دی گئی۔ جان ومال کے نقصان پر صبر کی اپیل کر کے، بخل سے پرہیز کرنے کی تلقین کی گئی۔

5- آیات 25 تا 29 :پانچویں اور آخری پیراگراف میں، رسولوں کی بعثت کا مقصد، عدل وانصاف کا قیام بیان کیا گیا

ہر رسول بینات، کتاب اور میزان لے کر آتا ہے اور بعض کو لوہا بھی دیا جاتا ہے۔ لوہے کے نزول کا اصل مقصد جہاد ہے، لیکن اس میں دیگر فوائد بھی رکھ دیے گئے ہیں۔ قیامِ عدل کے لیے، طاقت کے استعمال کی طرف لوہے ﴿الحدید﴾ کے لفظ سے اشارہ کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے سلسلے کو، حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی نسل کے دیگر انبیاء سے جوڑتے ہوئے اہلِ کتاب بالخصوص عیسائیوں کو، رہبانیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ رہبانیت کو بدعت قرار دیا گیا۔ نبوت کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ صرف بنی اسرائیل کا استحقاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آخری رسول بنی اسمٰعیل میں پیدا کیا ہے۔ اہلِ کتاب کو ترغیب دی گئی کہ اگر وہ اسلام لے آئیں گے تو انہیں دوہرے اجر سے نوازا جائے گا۔

صفاتِ الٰہی پر مشتمل کامل عقیدۂ توحید اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لا کر، نفاق، حبِ دنیا، بخل اور رہبانیت سے پرہیز کرو اور جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، تاکہ اسلامی حکومت کے قیام کے ذریعے، رسولوں کی بعثت کا مقصد، عدلِ اجتماعی کا قیام ممکن ہو سکے۔